علامہ اقبال اور فتنہ قادیانیت

سلسلہ وار
خُطباتِ عزیز

مفتی محمد رضوان عزیز حفظہ اللہ

سرپرست
دار العلوم ختم نبوت عارف والا

+923324000744

عقائد، احکام
اخلاقیات
تاریخی شخصیات
اور
حالات حاضرہ
پر جامع
علمی و تحقیقی
خطبات

علامہ اقبال اور فتنہ کادیانیت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم. یضل بہ کثیر اویھدی بہ کثیر ا ومایضل بہ الا الفاسقین .وقال النبی ﷺ ان من الشعرلحکمتہ. صد ق اللہ العظیم

معزز سامعین:

اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی کے راستے اپنی مبارک شریعت میں واضح فرمادیے ہیں کسی قسم کا کوئی ابہام یا پردہ نہیں رکھا گیا، انسانی رہنمائی میں اوراس کی درستگی میں سب سے زیادہ دخل اس کے حاصل کردہ علم کو ہے کہ اگر علم ایسا ہے جو خدا سے دور پہچانے والا اور گمراہی کی راہیں آسان کرنے والا ہے تو انسان کے گمراہ ہونے میں دیر نہیں لگتی لیکن اگر علم خدا کی معرفت والا ہو اوراس سے ہدایت کی راہیں آسان ہوتی ہوں تو بندہ جتنا بھی بھٹکا ہوا ہو راہ راست پر آہی جاتا ہے۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال جس کی شاعری زمانے بھر سے اپنا لوہا منوا چکی ہے ان کی تعلیم چونکہ لارڈ میکالے کہ اس نظام تعلیم سے حاصل کردہ تھی جس نظام کا مقصد انسان کو سرمایہ دارانہ نظام کا ایک اچھا مزدور ثابت کرنا ہوتا ہے، اس کی قیمت چاہیے اس کے ایمان واعتماد کی بربادی کی صورت میں ہی ادا کرنی پڑے، علامہ اقبال نے اس دور پرفتن میں آنکھ کھولی جب فتنوں کی سنگینی اور ہر فسادی شخصی کی ریاستی سرپرستی نے سب کی آنکھیں باہر نکالی ہوئی تھیں، علامہ محمد اقبال چونکہ انتہائی زہرک فہیم معاملہ فہم اور مذہب انسان تھے لیکن فتنہ کادیانیت کی ظاہری وضع قطع سے دھوکہ کھا گئے جیسے کہ حدیث مبارکہ میں آتا ہت، "المؤمن غرّ کریم والفاجر حب لئیم "، مؤمن ہمیشہ سیدھا سادہ اور منافق دھوکے باز کمینہ ہوتا ہے، جناب اقبال صاحب بھی اس فتنے کی آڑ سے اپنا دامن نہ بچا سکے اور اپنے والدسمیت کچھ عرصہ کیلئے اس گمراہی کے گرداب میں پھنس گئے اور فتنہ کادیانیت کو اسلام کی ہی ایک تجدیدی تحریک سمجھ کر اس کی تعریف میں رطب اللسان

ہو گئے لیکن بہت جلد کادیانی فتنہ کی حقیقت آشکارہ ہو گئی پھر وہی اقبال جو انہی عمدہ شاعری اعلیٰ اسلوب بیان کے باعث کادیانی مذہب کی آنکھ کا تارا بن چکے تھے، اچانک کادیانیت کی حقیقت کھلنے پر جو انہوں نے کادیانیت پر ضرب کاری لگائی اس سے پوری کادیانیت تلملا اُٹھی، اور پھر ان کے مذہبی محرف مؤرخ دوست محمد شاہد نے ڈاکٹر علامہ اقبال کو ایسے آڑے ہاتھوں لیا کہ ان پر جھوٹے اثر رمات کی بوچھاڑ کر دی اور ان کی کردارکشی میں جھوٹ اور کینہ کی آخری حد تک پہنچ گئے۔

علامہ اقبال جب اس فتنہ کی سنگینوں سے واقف نہیں تھے تو اس میں بلاجھک کادیانیوں کے اس حسن نظم سے متأثر ہو کر ایسے ایک اعلیٰ درجہ کی اصلاحی تحریک قرار دے دیا اور امت مسلمہ کے نوجوانوں سے اس نوزاہدہ مذہبی جماعت کے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل کر دی لیکن جب کادیانیت کا کھوکھلا پن اور ان کے رفقاء کے ناقابل ذکر کردار کے افسانے سامنے آئے تو ڈاکٹر صاحب سے رہا نہ گیا اور یوں کھل کر میدان میں آئے اپنی نظم اور نثر سے کادیانیت تو دق کر کے رکھ دیا۔

علامہ محمد اقبال نے اپنی خداداد صلاحیتوں کے باعث بہت جلد فتنہ کادیانیت کی اصلیت کو جان لیا اور پھر انہی شاعری کے ساتھ اس نسل سامری پر ایسی ضرب کلیم لگائی کہ کادیانیت آج بھی سر بٹ کر رہ جاتی ہے، علامہ اقبال مرزا غلام کادیانی کے نظریہ غلامی پر بہت ہی احسن انداز سے تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ہند میں حکمت دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذت کردار نہ افکارِ عمیق
خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق
ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھائی نہیں مومن کو غلامی کے طریق

چونکہ مرزا غلام احمد کادیانی اوراس کی نبوت انگریز کے نظریہ ضرورت کی پیداوارتھی اپنے اقتدار کو دوام دیتے اور ہندوستانی مقامی مسلم بغاوت کو کچلنے کیلئے اُسے الہامی ہتھکڑی کی ضرورت تھی جو اس کی طرف بڑھنے والے ہاتھوں کو پہنائی جاسکے، اور انگریزی ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً الہامات چلا دیتا تھا۔

مرزا غلام احمد کادیانی نے اپنی امت کو جس بدترین غلامی کا درس دیا اور بانگ دہل کہا کہ میری نبوت کا مقصد اللہ کی اطاعت اور انگریز ملکہ برطانیہ فرمابرداری ہے یہ ایسی نئی اور مکروہ طرز فکر تھی جسے اقبال جیسا حساس اور آزاد دل رکھنے والا انسان کیسے برداشت کرسکتا تھا، پس کادیانیت کے سلطان القلم کی قلمی متلی سے ڈاکٹر اقبال ایسے بیزار ہوگئے کہ خم ٹھونک کر کادیانیت کے خلاف صف آراء ہوگئے ،اور اپنے شاعرانہ انداز سے مرزا غلام احمد کادیانی نبوت پر یوں تبصرہ کیا:

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطین کا پرستاں کرے

کادیانیت کا خمیر ہی انگریز کی کاسہ سہی سے اٹھایا گیا تھا لیکن کادیانیت نے اپنے مذموم خفیہ عقائد و نظریات کو خدمت اسلام کے لبادے سے ایسا فلاج کر رکھا تھا کہ اچھی خاصی چشم بینا بھی دھوکہ کھا جائے ،اور اقبال جیسا ملیّ ،قومی فکر کا حامل شخص جو اسلام کی نشاط ثانیہ کیلئے بے چین تھا اُس کا دھوکہ کھا جاتا چنداں بعید نہ تھا،سو علامہ صاحب مرزا غلام کادیانی کے خدمت اسلام کے بڑے بڑے دعووں سے دھوکہ کھا گئے اور اس فتنہ کو گلے سے لگا لیا مگر بہت جلد اس کے کفریہ عقائد کی باسی سرانڈ اور بدبو سے اپنی جان چھڑا لی اور سمجھ گئے کہ کادیانیت محمد عربی ﷺ کی بغاوت کا نام ہے یہ تمام جدید پیش آمدہ مسائل کا حل نعمت اجتہاد سے فائدہ اٹھانے کی بجائے نئی نبوت کی داغ بیل ڈالنے کا نام ہے۔

اقبال کی یہ بات عقیدہ ختم نبوت کی لفظ بلفظ ترجمانی ہے اور پوری امت مسلمہ کا اول کا آخر یہی عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نبوت کا نطقہ کمال ہیں ان کے بعد نہ تو کوئی نیا نبی ہوگا اور نہ کوئی نئی امت آپ ﷺ کے بعد آنے والی نئی چیز صرف قیامت ہی ہے اور قیامت بھی ہمارے نبی ﷺ کے دور نبوت کا واقعہ ہے خود مرزا غلام کادیانی بھی مرتد ہونے پہلے اسی عقیدہ کا پرچارک اور مبلغ تھا۔

انگریز کی خواہش پر اپنی آخرت کو برباد کرنے کے بعد مرزا غلام کادیانی نے اس عقیدہ کا انکار کیا اور آپ ﷺ کے فیض کو ۱۰۰۰ سال تک محدود کر کے اگلے زمانے پر خود قابض ہوگیا اور اپنی نبوت پر ایمان نہ لانے والوں کو کافر اور ولدالزنا تک کہنا شروع کر دیا اقبال جیسا حساس اور شریفانہ طبیعت کا مالک انسان ایسی گری ہوئی اخلاق سوز تعلیمات کو شریعت مان کر کیسے قبول کر سکتا تھا پس اقبال کا عقد بیعت بھی دیر پا ثابت نہ ہوا اور اس مذہبی ڈائن کی حقیت کھلنے کے بعد اقبال نے اپنی شاعری سے کادیانیت کے تار پود بکھیر کر رکھ دیئے مرزا غلام کادیانی جس کی نبوت کا وظیفہ انگریزی سلطنت کی چاکری تھا اور اس کے ہر روز کے تازہ الہام غلامی کی نئ دستاویز لیکر آئے تھے جناب علامہ اقبال صاحب نے کیا خوبصورت پیرائے میں کادیانی الہامات کی قلعی کھولی ہے علامہ صاحب لکھتے ہیں

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

اس شعر پر کادیانی غلام نبوت کے پیروکاروں میں طوفان بدتمیزی اٹھا، دوست محمد شاہد کادیانی مؤرخ اس پر خوب چیں بچیں ہوا اور اس نے کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق بن کر سابقہ انبیاء سے استدلال لانے کے جو مختلف ملکوں میں پیدا ہوئے حالانکہ کسی کی سلطنت میں پیدا ہونا اور چیز ہے اور اس سلطنت کے ہمہ وقت گن گا کر اپنے لوگوں کو اس کی غلامی کے لئے تیار کرنا اور چیز ہے۔

آپ ﷺ دنیا میں حریت کا درس دینے بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکالنے کیلئے تشریف لائے تھے جبکہ مرزا غلام کادیانی نے آپ ﷺ کے مقصد نبوت کے برعکس انسانی غلامی کو ہی اپنا وظیفہ نبوت بنایا اور انگریز کو اس بات کی یقین دہانی کروائی کہ میں اور میرے متبعین اول درجہ کے گورنمٹ کے خیر خواہ ہوں

پس ثابت ہوا کہ علامہ اقبال کا کسی بھی طرح کادیانیوں سے کوئی تعلق نہیں تھا، علامہ اقبال آزاد انسان تھے اور کادیانی غلامی ترویج کرنے والی قوم تھی۔

و آخر دعوانا الحمد لله رب العلمين